من كنت مولاه فهذا علي مولاه

shiafaith.org

جس کا میں مولا اس کا یہ علی مولا ہے

صحیح بخاری کی

باطل روایات

تحقیق :

مولانا سید ابوہشام نجفی

صاحب قبلہ

ترتیب :

علی ناصر

پیشکش :

ShiaFaith.org

فہرست:

سند کی اہمیت: 2

صحیح بخاری کی منقطع روایت: 25

مجاہد نے عائشہ سے نہیں سنا:.. 36

ناصبیوں نے اہل بیت علیہم السلام کے فضائل و مناقب کو پوشیدہ رکھنے کے لئے مختلف اصول وضع کئے ہیں اور صاف ستھری سندوں میں بھی کوئی نہ کوئی عیب نکالنے کی ناکام کوشش کرتے ہی رہتے ہیں۔

مگر جب بات بخاری کی روایات کی آجائے تو یہ گروہ اپنے ہی بنائے ہوئے تمام اصول اپنے ہی قدموں سے روند ڈالتے ہیں۔

ایک طرف تو یہ گروہ سند حدیث کو دین میں شمار کرتا ہے چنانچہ مسلم نے اپنی فرضی صحیح کے مقدمے میں باب باندھا ہے :

سند کی اہمیت:

"بَابُ فِي أَنَّ الْإِسْنَادَ مِنَ الدِّينِ وأن الرواية لا تكون إلا عن الثقات وأن جرح الرواة بما هو فيهم جائز بل واجب وأنه ليس من الغيبة المحرمة بل من الذب عن الشريعة المكرمة"-

باب : اسناد دین میں سے ہے،اور روایت صرف معتبر سے ہوگی،اور راویوں پر تنقید کرنا جائز ہے بلکہ واجب ہے ،یہ غیبت محرمہ نہیں ہے ،بلکہ یہ شریعت مکرمہ کا دفاع ہے۔

حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، وَهِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، وَحَدَّثَنَا فُضَيْلٌ، عَنْ هِشَامٍ قَالَ: وَحَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ: «إِنَّ هَذَا الْعِلْمَ دِينٌ، فَانْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُونَ دِينَكُمْ»

محمد بن سیرین نے کہا کہ یہ علم دین ہے تو دیکھو کس شخص سے تم دین حاصل کرتے ہو (یعنی ہر شخص کا اس میں اعتبار نا کرو جو سچا ہو،دیندار اور معتبر ہو اسی سے علم دین حاصل کرنا ضروری ہے)۔

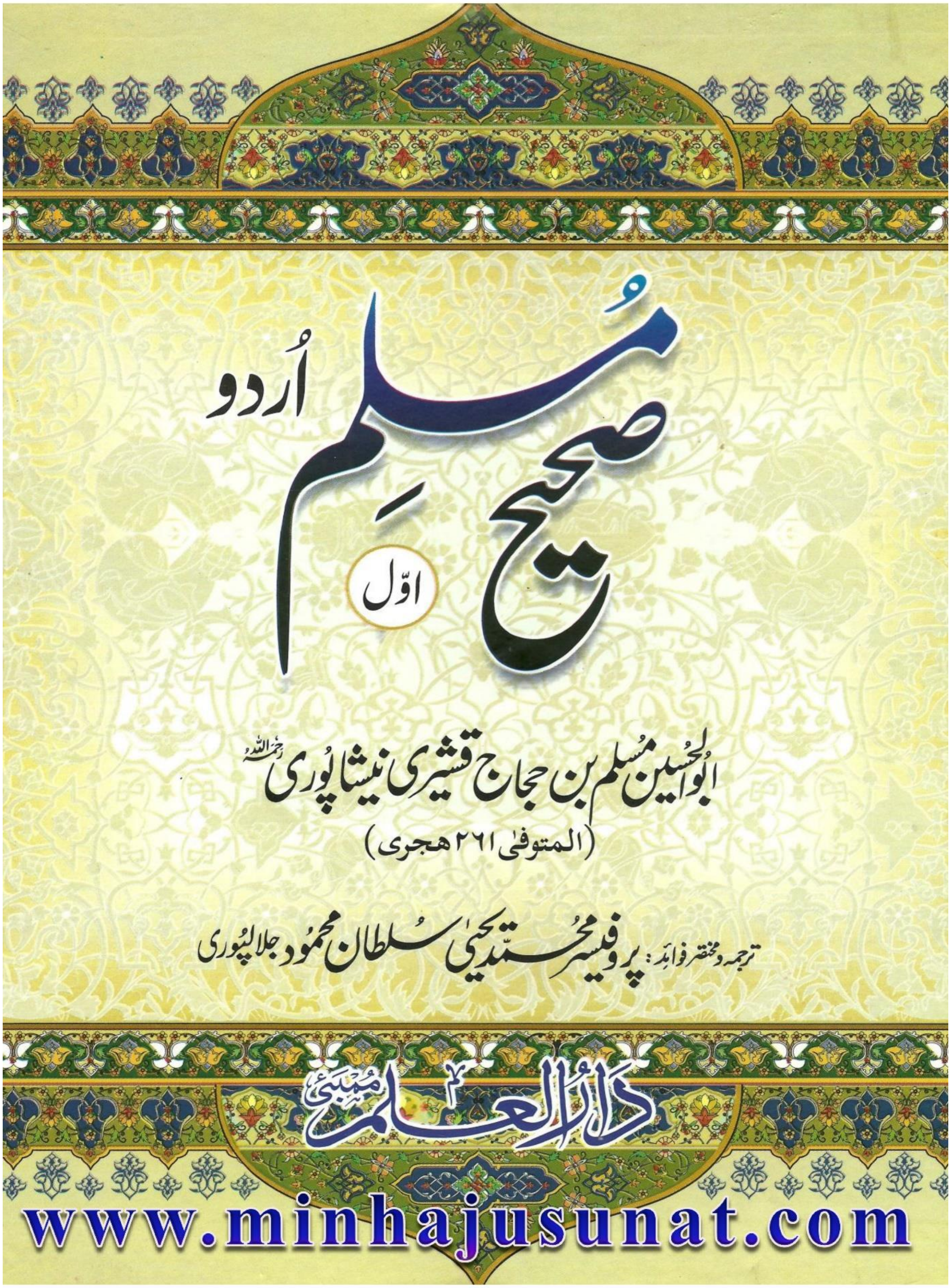
صحیح مسلم
اردو
اوّل
ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمہ اللہ
(المتوفی ۲۶۱ هجری)
ترجمہ و مختصر فوائد: پروفیسر محمد یحییٰ سلطان محمود جلالپوری
دار العلم ممبئی
www.minhajusunat.com

www.minhajusunat.com

©جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

سلسلہ مطبوعات دارالعلم نمبر 201

نام کتاب	:	صحیح مُسلم (اردو)
تالیف	:	ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمہ اللہ
ترجمہ	:	پروفیسر محمد یحییٰ سلطان محمود جلالپوری
جلد	:	اول
ناشر	:	دارالعلم، ممبئی
طابع	:	محمد اکرم مختار
تعداد اشاعت	:	ایک ہزار
تاریخ اشاعت	:	۲۰۱۵ء
مطبع	:	بھاوے پرائیویٹ لمیٹڈ، ممبئی

دارالعلم ممبئی
DARUL ILM
PUBLISHERS & DISTRIBUTORS
242, J.B.B. Marg, (Belasis Road),
Nagpada, Mumbai-8 (INDIA)
Tel. (+91-22) 2308 8989, 2308 2231
Fax : (+91-22) 2302 0482
E-mail : ilmpublication@yahoo.co.in

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

صحیح مسلم (اُردو)

المقدمة—کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ ☆ احادیث: 1 — 1569 - (684)

1

تالیف: ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمہ اللہ

ترجمہ ومختصر فوائد: پروفیسر محمد یحییٰ سلطان محمود جلالپوری

معاونین

قاری طارق جاوید عارفی — مولانا محمد آصف رشید

مولانا عمار فاروق سعیدی — حافظ رضوان عبداللہ

مولانا حذیفہ نصیر گوندل

دار العلم ممبئی

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

اللهُ عَنْهُ - فَمَحَاهُ إِلَّا قَدَرَ - وَأَشَارَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ بِذِرَاعِهِ.

(سب کچھ) مٹا دیا اور سفیان بن عیینہ نے ہاتھ (جتنی لمبائی) کا اشارہ کیا (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مطابق ساری کتاب میں سے اسی قدر تحریر درست تھی، باقی سب الحاقی تھا۔)

[٢٤] حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ: لَمَّا أَحْدَثُوا تِلْكَ الْأَشْيَاءَ بَعْدَ عَلِيٍّ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ عَلِيٍّ: قَاتَلَهُمُ اللهُ! أَيَّ عِلْمٍ أَفْسَدُوا.

[24] ابواسحاق سے روایت ہے، کہا: جب (بظاہر حضرت علی کا نام لینے والے) لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد (ان کے نام پر) یہ چیزیں ایجاد کر لیں تو ان کے ساتھیوں میں سے ایک شخص نے کہا: اللہ ان (لوگوں) کو قتل کرے! انھوں نے کیسا (عظیم الشان) علم بگاڑ دیا۔

[٢٥] حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ يَقُولُ: لَمْ يَكُنْ يُّصَدِّقُ عَلَى عَلِيٍّ فِي الْحَدِيثِ عَنْهُ، إِلَّا مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ.

[25] ابوبکر بن عیاش نے ہمیں بتایا، کہا: میں نے مغیرہ سے سنا، فرماتے تھے: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث میں کسی چیز کی تصدیق نہ کی جاتی تھی، سوائے اس کے جو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں سے روایت کی گئی ہو۔

(المعجم ٥) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْإِسْنَادَ مِنَ الدِّيْنِ، وَأَنَّ الرِّوَايَةَ لَا تَكُوْنُ اِلَّا عَنِ الثِّقَاتِ، وَأَنَّ جَرْحَ الرُّوَاةِ بِمَا هُوَ فِيهِمْ جَائِزٌ، بَلْ وَاجِبٌ، وَّأَنَّهُ لَيْسَ مِنَ الْغِيْبَةِ الْمُحَرَّمَةِ، بَلْ مِنَ الذَّبِّ عَنِ الشَّرِيعَةِ الْمُكَرَّمَةِ)(التحفة ٥)

باب 5- اسناد دین میں سے ہے، (حدیث کی) روایت صرف ثقہ راویوں سے ہو سکتی ہے۔ راویوں میں پائی جانے والی بعض کمزوریوں، کوتاہیوں کی وجہ سے ان پر جرح جائز ہی نہیں بلکہ واجب ہے، یہ غیبت میں شامل نہیں جو حرام ہے بلکہ یہ تو شریعتِ مکرمہ کا دفاع ہے۔

[٢٦] حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ وَهِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ؛ ح: قَالَ: وَحَدَّثَنَا فُضَيْلٌ عَنْ هِشَامٍ - قَالَ -: وَحَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِينٌ، فَانْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُونَ دِينَكُمْ.

[26] ایک سند میں ایوب اور ہشام اور دو سندوں میں ہشام سے روایت ہے، انھوں نے محمد بن سیرین سے روایت کی، کہا: یہ علم، دین ہے، اس لیے (اچھی طرح) دیکھ لو کہ تم کن لوگوں سے اپنا دین اخذ کرتے ہو۔

Free downloading facility for DAWAH purpose only

وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُهْزَاذَ مِنْ أَهْلِ مَرْوَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَانَ بْنَ عُثْمَانَ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْمُبَارَكِ، يَقُولُ: «الْإِسْنَادُ مِنَ الدِّينِ، وَلَوْلَا الْإِسْنَادُ لَقَالَ مَنْ شَاءَ مَا شَاءَ»

عبداللہ بن مبارک کہتا تھا:اسناد،دین میں داخل ہے اور اگر اسناد نہ ہوتی تو ہر شخص جو چاہتا کہہ ڈالتا۔

وقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ أَبِي رِزْمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ، يَقُولُ: «بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْقَوَائِمُ» يَعْنِي الْإِسْنَادَ

عبداللہ بن مبارک نے کہا:ہمارے اور لوگوں کے درمیان پائے ہیں یعنی اسناد(جیسے جانور بغیر پاوں کے تھم نہیں ہو سکتے ویسے ہی حدیث بغیر سند کے جم نہیں سکتی)۔

وقَالَ مُحَمَّدٌ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمَ بْنَ عِيسَى الطَّالْقَانِيَّ قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ: الْحَدِيثُ الَّذِي جَاءَ «إِنَّ مِنَ الْبِرِّ بَعْدَ الْبِرِّ أَنْ تُصَلِّيَ لِأَبَوَيْكَ مَعَ صَلَاتِكَ، وَتَصُومَ لَهُمَا مَعَ صَوْمِكَ». قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: يَا أَبَا إِسْحَاقَ، عَمَّنْ هَذَا؟ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: هَذَا مِنْ حَدِيثِ شِهَابِ بْنِ خِرَاشٍ فَقَالَ: ثِقَةٌ، عَمَّنْ قَالَ؟

قُلْتُ: عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: ثِقَةٌ، عَمَّنْ قَالَ؟ " قُلْتُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: يَا أَبَا إِسْحَاقَ، إِنَّ بَيْنَ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَفَاوِزَ تَنْقَطِعُ فِيهَا أَعْنَاقُ الْمَطِيِّ، وَلَكِنْ لَيْسَ فِي الصَّدَقَةِ اخْتِلَافٌ-

ابو اسحاق (ابراہیم بن عیسیٰ) نے کہا:میں نے عبداللہ بن مبارک سے کہا :ائے عبدالرحمٰن !یہ حدیث کیسی ہے .جو روایت کی گئ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے "نیکی کے بعد دوسری نیکی یہ ہے کہ تو نماز پڑھے اپنے ماں باپ کے لئۓ اپنی نماز کے بعد اور روزہ رکھے ان کے لئۓ اپنے روزے کے ساتھ "۔اس نے کہا:ائے ابو اسحاق یہ حدیث کون روایت کرتا ہے ؟میں نے کہا شہاب بن خراس ۔ا س نے کہا وہ تو ثقہ ہے،پھر اس نے کہا :وہ کس سے روایت کرتا ہے ؟میں نے کہا: حجاج بن دینار سے ۔اس نے کہا :وہ بھی ثقہ ہے ،پھر اس نے کہا :وہ کس سے روایت کرتا ہے؟میں نے کہا:وہ کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا۔عبداللہ نے کہا:ائے ابو اسحاق!ابھی تو حجاج سے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک اتنے بڑے بڑے جنگل باقی ہیں کہ ان کے طۓ کرنے کے لئۓ اونٹوں کی گردنیں تھک جائیں ،البتہ صدقہ دینے میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں۔

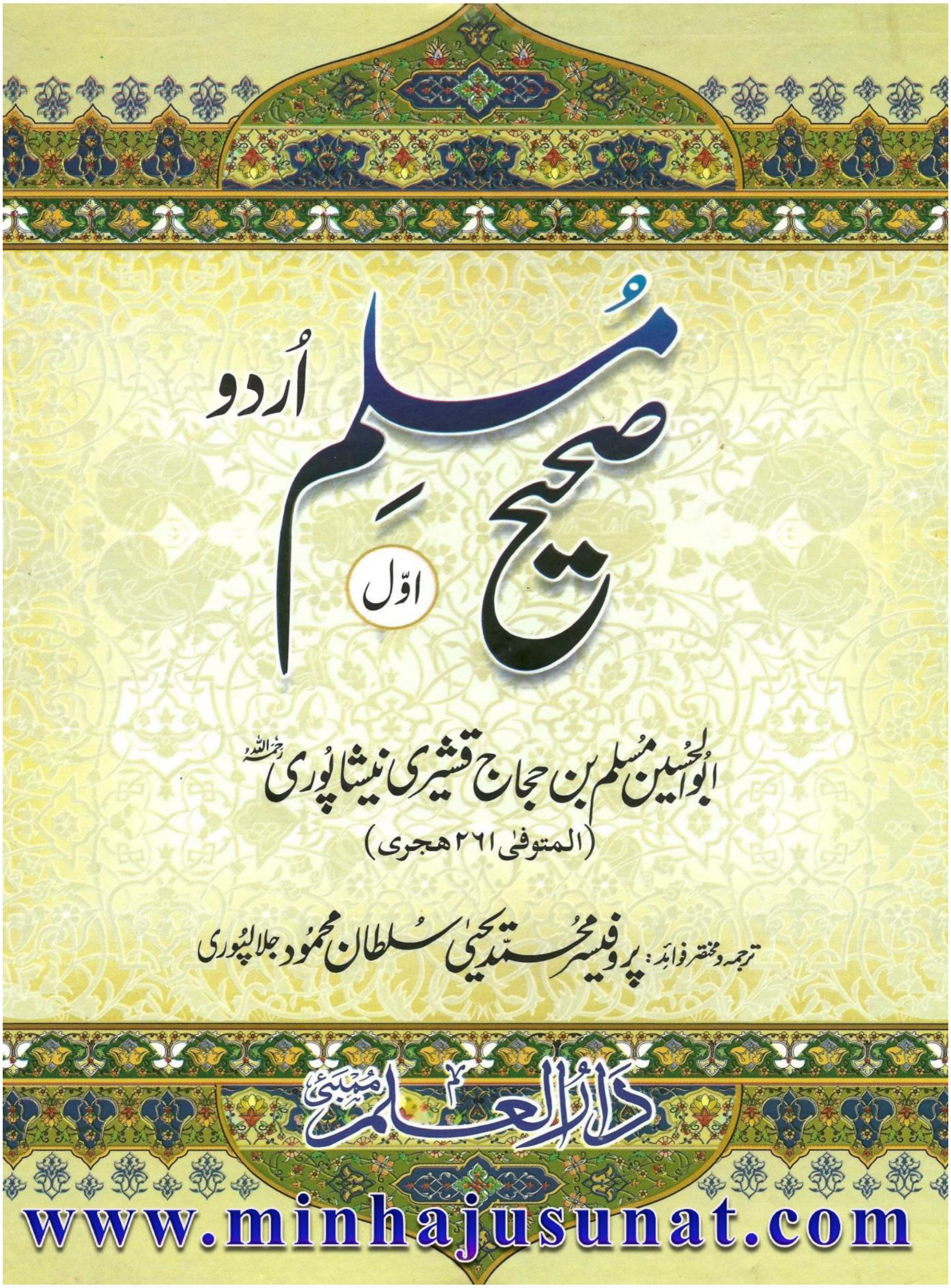
صحیح مسلم
اردو
اوّل
ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمہ اللہ
(المتوفیٰ ۲۶۱ ھجری)
ترجمہ و مختصر فوائد: پروفیسر محمد یحییٰ سلطان محمود جلالپوری
دار العلم ممبئی
www.minhajusunat.com

www.minhajusunat.com

©جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

سلسلہ مطبوعات دارالعلم نمبر 201

نام کتاب : صحیح مسلم (اردو)

تالیف : ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمہ اللہ

ترجمہ : پروفیسر محمد یحییٰ سلطان محمود جلالپوری

جلد : اول

ناشر : دارالعلم، ممبئی

طابع : محمد اکرم مختار

تعداد اشاعت : ایک ہزار

تاریخ اشاعت : ۲۰۱۵ء

مطبع : بھاوے پرائیویٹ لمیٹڈ، ممبئی

دار العلم ممبئی

DARUL ILM

PUBLISHERS & DISTRIBUTORS

242, J.B.B. Marg, (Belasis Road),
Nagpada, Mumbai-8 (INDIA)
Tel. (+91-22) 2308 8989, 2308 2231
Fax : (+91-22) 2302 0482
E-mail : ilmpublication@yahoo.co.in

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

صحیح مسلم (اُردو)

المقدمة — كتاب المساجد و مواضع الصلاة ☆ احاديث: 1 — 1569 - (684)

1

تالیف: ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمہ اللہ

ترجمہ و مختصر فوائد: پروفیسر محمد یحییٰ سلطان محمود جلالپوری

معاونین

قاری طارق جاوید عارفی — مولانا محمد آصف رشید

مولانا عمار فاروق سعیدی — حافظ رضوان عبداللہ

مولانا حذیفہ نصیر گوندل

دار العلم ممبئی

Free downloading facility for DAWAH purpose only

ShiaFaith.org Facebook Telegram

www.minhajusunat.com

إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ: لَا يُحَدِّثُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ إِلَّا الثِّقَاتُ.

[٣٢] وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُهْزَاذَ - مِنْ أَهْلِ مَرْوَ - قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَانَ ابْنَ عُثْمَانَ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْمُبَارَكِ يَقُولُ: اَلْإِسْنَادُ مِنَ الدِّينِ، وَلَوْلَا الْإِسْنَادُ لَقَالَ مَنْ شَاءَ مَا شَاءَ.

قَالَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ أَبِي رِزْمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ يَقُولُ: بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْقَوَائِمُ، يَعْنِي الْإِسْنَادَ.

[32] محمد بن عبداللہ بن قہزاذ نے (جو مَرْو کے باشندوں میں سے ہیں) کہا: میں نے عبدان بن عثمان سے سنا، کہہ رہے تھے: میں نے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: اسناد (سلسلۂ سند سے حدیث روایت کرنا) دین میں سے ہے۔ اگر اسناد نہ ہوتا تو جو کوئی جو کچھ چاہتا، کہہ دیتا۔

(امام مسلم رحمہ اللہ نے) کہا: اور محمد بن عبداللہ نے کہا: مجھے عباس بن ابی رزمہ نے حدیث سنائی، کہا: میں نے عبداللہ (بن مبارک) کو یہ کہتے ہوئے سنا: ہمارے اور لوگوں کے درمیان (فیصلہ کن چیز، بیان کی جانے والی خبروں کے) پاؤں، یعنی سندیں ہیں (جن پر روایات اس طرح کھڑی ہوتی ہیں جس طرح جاندار اپنے پاؤں پر کھڑے ہوتے ہیں۔)

فائدہ: خبر کے پایوں یا پاؤں والا یہ محاورہ ہمارے ہاں بھی اسی طرح مستعمل ہے، کہا جاتا ہے: جھوٹ کے پاؤں کہاں؟

وَقَالَ مُحَمَّدٌ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحٰقَ إِبْرَاهِيمَ بْنَ عِيسَى الطَّالَقَانِيَّ قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! اَلْحَدِيثُ الَّذِي جَاءَ: «إِنَّ مِنَ الْبِرِّ بَعْدَ الْبِرِّ، أَنْ تُصَلِّيَ لِأَبَوَيْكَ مَعَ صَلَاتِكَ، وَتَصُومَ لَهُمَا مَعَ صَوْمِكَ» قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: يَا أَبَا إِسْحٰقَ! عَمَّنْ هٰذَا؟ قَالَ قُلْتُ لَهُ: هٰذَا مِنْ حَدِيثِ شِهَابِ بْنِ خِرَاشٍ، فَقَالَ: ثِقَةٌ، عَمَّنْ؟ قَالَ قُلْتُ: عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: ثِقَةٌ، عَمَّنْ؟ قَالَ قُلْتُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. قَالَ: يَا أَبَا إِسْحٰقَ! إِنَّ بَيْنَ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ وَبَيْنَ النَّبِيِّ ﷺ مَفَاوِزَ، تَنْقَطِعُ فِيهَا أَعْنَاقُ الْمَطِيِّ، وَلٰكِنْ لَيْسَ فِي الصَّدَقَةِ اخْتِلَافٌ.

محمد (بن عبداللہ بن قہزاذ) نے کہا: میں نے ابو اسحاق ابراہیم بن عیسیٰ طالقانی سے سنا، کہا: میں نے عبداللہ بن مبارک سے کہا: ابوعبدالرحمٰن! (وہ) حدیث کیسی ہے جو (ان الفاظ میں) آئی ہے: ''نیکی کے بعد (دوسری) نیکی یہ ہے کہ تم اپنی نماز کے ساتھ اپنے والدین کے لیے نماز پڑھو اور اپنے روزے کے ساتھ اپنے والدین کے لیے روزے رکھو؟'' کہا: عبداللہ (بن مبارک) نے کہا: یہ کس (کی سند) سے ہے؟ کہا: میں نے عرض کی: یہ شہاب بن خراش کی (بیان کردہ) حدیث ہے، انھوں نے کہا: ثقہ ہے، (پھر) کس سے؟ کہا: میں نے عرض کی: حجاج بن دینار سے، کہا: ثقہ ہے، (پھر) کس سے؟ کہا: میں نے عرض کی: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کہنے لگے: ابو اسحاق! حجاج بن دینار اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان کٹھن مسافتیں ہیں جن کو عبور کرتے

Free downloading facility for DAWAH purpose only

ShiaFaith.org Facebook Telegram

www.minhajusunat.com

Page | 14

ہوئے اونٹنیوں کی گردنیں کٹ (کر گر) جاتی ہیں لیکن صدقہ (میت کے لیے فائدہ مند ہے اس) کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں۔

وَقَالَ مُحَمَّدٌ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ شَقِيقٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْمُبَارَكِ يَقُولُ عَلٰى رُءُوسِ النَّاسِ: دَعُوا حَدِيثَ عَمْرِو بْنِ ثَابِتٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَسُبُّ السَّلَفَ.

محمد نے کہا: میں نے علی بن شقیق سے سنا، کہہ رہے تھے: میں نے عبداللہ بن مبارک کو سب کے سامنے یہ کہتے سنا: عمرو بن ثابت کی (روایت کی ہوئی) حدیث ترک کر دو کیونکہ وہ سلف (صالحین) کو گالیاں دیا کرتا تھا۔

[٣٣] وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ صَاحِبُ بُهَيَّةَ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ الْقَاسِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ فَقَالَ يَحْيٰى لِلْقَاسِمِ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! إِنَّهُ قَبِيحٌ عَلٰى مِثْلِكَ، عَظِيمٌ أَنْ تُسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ مِّنْ أَمْرِ هٰذَا الدِّينِ، فَلَا يُوجَدَ عِنْدَكَ مِنْهُ عِلْمٌ وَّلَا فَرَجٌ، أَوْ عِلْمٌ وَّلَا مَخْرَجٌ، فَقَالَ لَهُ الْقَاسِمُ: وَعَمَّ ذَاكَ؟ قَالَ: لِأَنَّكَ ابْنُ إِمَامَيْ هُدًى ابْنُ أَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ، قَالَ يَقُولُ لَهُ الْقَاسِمُ: أَقْبَحُ مِنْ ذَاكَ عِنْدَ مَنْ عَقَلَ عَنِ اللهِ، أَنْ أَقُولَ بِغَيْرِ عِلْمٍ، أَوْ آخُذَ عَنْ غَيْرِ ثِقَةٍ، قَالَ: فَسَكَتَ فَمَا أَجَابَهُ.

[33] ابونضر ہاشم بن قاسم نے حدیث بیان کی، کہا: ہم سے بُہَیَّہ کے مولیٰ ابوعقیل (یحییٰ بن متوکل) نے حدیث بیان کی، کہا: میں قاسم بن عبیداللہ (بن عبداللہ بن عمر جن کی والدہ ام عبداللہ بنت قاسم بن محمد بن ابی بکر تھیں) اور یحییٰ بن سعید کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ یحییٰ نے قاسم بن عبیداللہ سے کہا: جناب ابومحمد! آپ جیسی شخصیت کے لیے یہ عیب ہے، بہت بڑی بات ہے کہ آپ سے اس دین کے کسی معاملے کے بارے میں (کچھ) پوچھا جائے اور آپ کے پاس اس کے حوالے سے نہ علم ہو نہ کوئی حل یا (یہ الفاظ کہے) نہ علم ہو نہ نکلنے کی کوئی راہ۔ تو قاسم نے ان سے کہا: کس وجہ سے؟ (یحییٰ نے) کہا: کیونکہ آپ ہدایت کے دو اماموں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے فرزند ہیں۔ کہا: قاسم اس سے کہنے لگے: جس شخص کو اللہ کی طرف سے عقل ملی ہو، اس کے نزدیک اس سے بھی بدتر بات یہ ہے کہ میں علم کے بغیر کچھ کہہ دوں یا اس سے روایت کروں جو ثقہ نہ ہو۔ (یہ سن کر یحییٰ) خاموش ہو گئے اور انھیں کوئی جواب نہ دیا۔

[٣٤] وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ الْعَبْدِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ يَقُولُ: أَخْبَرُونِي عَنْ أَبِي عَقِيلٍ صَاحِبِ بُهَيَّةَ أَنَّ أَبْنَا لِّعَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ سَأَلُوهُ عَنْ شَيْءٍ لَّمْ يَكُنْ عِنْدَهُ فِيهِ عِلْمٌ فَقَالَ لَهُ

[34] بشر بن حکم عبدی نے مجھ سے بیان کیا، کہا: میں نے سفیان بن عیینہ سے سنا، کہہ رہے تھے: مجھ سے بہت سے لوگوں نے بہیہ کے مولیٰ ابوعقیل سے (سن کر) روایت کی کہ (کچھ) لوگوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ایک

Free downloading facility for DAWAH purpose only

6 بَابُ الْكَشْفِ عَنْ مَعَايِبِ رُوَاةِ الْحَدِيثِ وَنَقَلَةِ الأَخْبَارِ وَقَوْلُ الأَئِمَّةِ فِي ذَلِكَ

وَقَالَ مُحَمَّدٌ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ شَقِيقٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْمُبَارَكِ، يَقُولُ عَلَى رُءُوسِ النَّاسِ: «دَعُوا حَدِيثَ عَمْرِو بْنِ ثَابِتٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَسُبُّ السَّلَفَ»

باب : حدیث کے راویوں کا عیب بیان کرنا درست ہے اور وہ غیبت میں داخل نہیں کیونکہ دین کی ضرورت ہے جیسے گواہوں کا حال بیان کرنا درست ہے اور حدیث کے اماموں نے ایسا کہا ہے۔

۳۳:عبداللہ بن مبارک لوگوں کے سامنے کہتے تھے کہ چھوڑ دو روایت کرنا عمرو بن ثابت سے کیونکہ وہ سلف کو گالیاں دیتا تھا۔

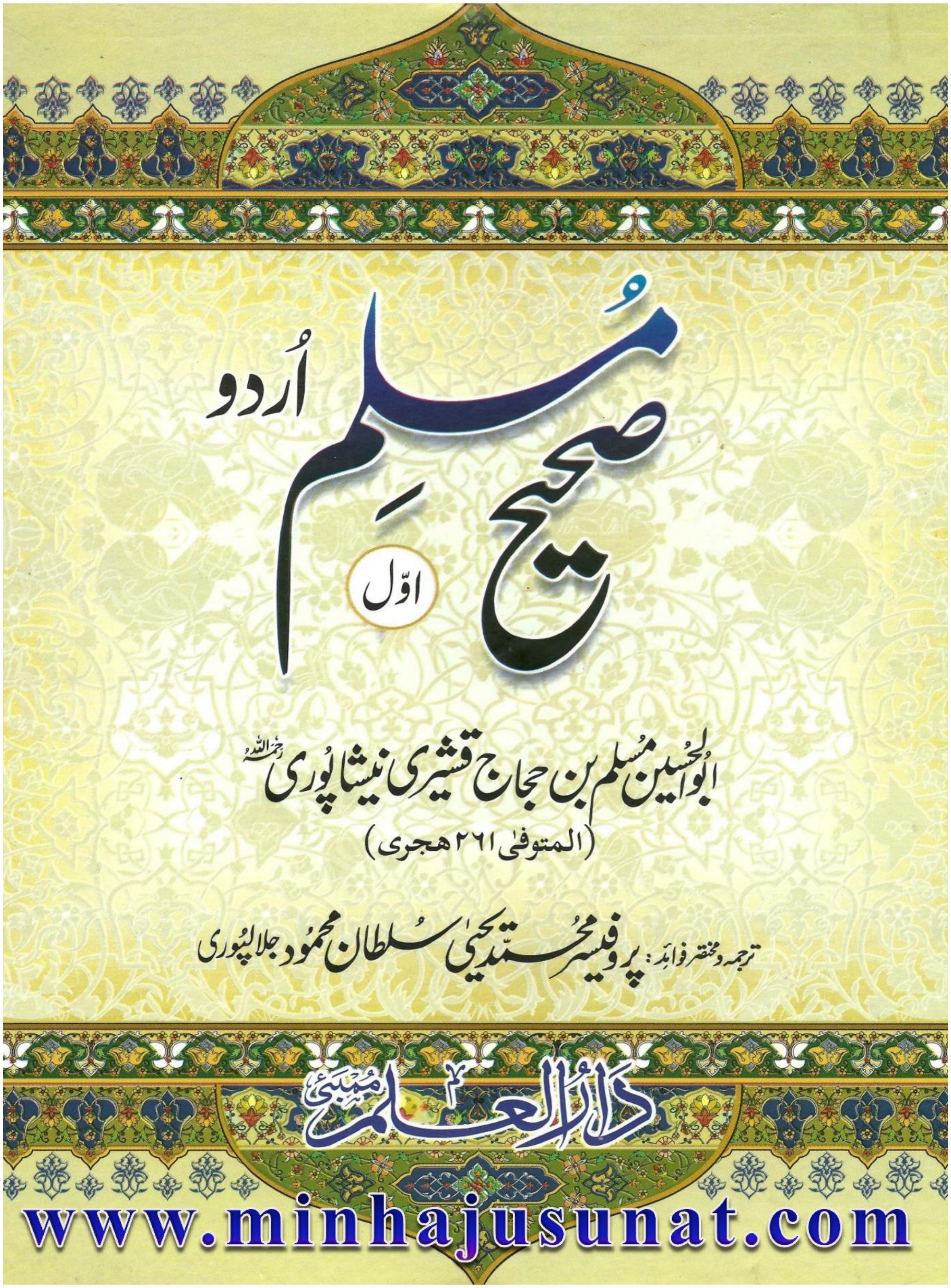
صحیح مسلم
اردو
اوّل
ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمہ اللہ
(المتوفی ۲۶۱ ھجری)
ترجمہ و مختصر فوائد: پروفیسر محمد یحییٰ سلطان محمود جلالپوری
دار العلم ممبئی
www.minhajusunat.com

www.minhajusunat.com

©جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

سلسلہ مطبوعات دار العلم نمبر 201

نام کتاب	:	صحیح مسلم (اردو)
تالیف	:	ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمہ اللہ
ترجمہ	:	پروفیسر محمد یحییٰ سلطان محمود جلالپوری
جلد	:	اول
ناشر	:	دار العلم، ممبئی
طابع	:	محمد اکرم مختار
تعداد اشاعت	:	ایک ہزار
تاریخ اشاعت	:	۲۰۱۵ء
مطبع	:	بھاوے پرائیویٹ لمیٹڈ، ممبئی

دار العلم ممبئی
DARUL ILM
PUBLISHERS & DISTRIBUTORS
242, J.B.B. Marg, (Belasis Road),
Nagpada, Mumbai-8 (INDIA)
Tel. (+91-22) 2308 8989, 2308 2231
Fax : (+91-22) 2302 0482
E-mail : ilmpublication@yahoo.co.in

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

صحیح مسلم (اُردو)

المقدّمة — كتاب المساجد و مواضع الصلاة ☆ احادیث: 1 — 1569 - (684)

1

تالیف: ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمہ اللہ

ترجمہ و مختصر فوائد: پروفیسر محمد یحییٰ سلطان محمود جلالپوری

معاونین

قاری طارق جاوید عارفی — مولانا محمد آصف رشید

مولانا عمار فاروق سعیدی — حافظ رضوان عبداللہ

مولانا حذیفہ نصیر گوندل

دار العلم ممبئی

Free downloading facility for DAWAH purpose only

ShiaFaith.org Facebook Telegram

www.minhajusunat.com

ہوئے اونٹنیوں کی گردنیں کٹ (کر گر) جاتی ہیں لیکن صدقہ (میت کے لیے فائدہ مند ہے اس) کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں۔

وَقَالَ مُحَمَّدٌ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ شَقِيقٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْمُبَارَكِ يَقُولُ عَلٰى رُءُوسِ النَّاسِ: دَعُوا حَدِيثَ عَمْرِو بْنِ ثَابِتٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَسُبُّ السَّلَفَ.

محمد نے کہا: میں نے علی بن شقیق سے سنا، کہہ رہے تھے: میں نے عبداللہ بن مبارک کو سب کے سامنے یہ کہتے سنا: عمرو بن ثابت کی (روایت کی ہوئی) حدیث ترک کر دو کیونکہ وہ سلف (صالحین) کو گالیاں دیا کرتا تھا۔

[٣٣] وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ صَاحِبُ بُهَيَّةَ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ الْقَاسِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ فَقَالَ يَحْيٰى لِلْقَاسِمِ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! إِنَّهُ قَبِيحٌ عَلٰى مِثْلِكَ، عَظِيمٌ أَنْ تُسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ مِّنْ أَمْرِ هٰذَا الدِّينِ، فَلَا يُوجَدَ عِنْدَكَ مِنْهُ عِلْمٌ وَّلَا فَرَجٌ، أَوْ عِلْمٌ وَّلَا مَخْرَجٌ، فَقَالَ لَهُ الْقَاسِمُ: وَعَمَّ ذَاكَ؟ قَالَ: لِأَنَّكَ ابْنُ إِمَامَيْ هُدًى ابْنُ أَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ، قَالَ يَقُولُ لَهُ الْقَاسِمُ: أَقْبَحُ مِنْ ذَاكَ عِنْدَ مَنْ عَقَلَ عَنِ اللهِ، أَنْ أَقُولَ بِغَيْرِ عِلْمٍ، أَوْ آخُذَ عَنْ غَيْرِ ثِقَةٍ، قَالَ: فَسَكَتَ فَمَا أَجَابَهُ.

[33] ابونضر ہاشم بن قاسم نے حدیث بیان کی، کہا: ہم سے بُہَیَّہ کے مولیٰ ابوعقیل (یحییٰ بن متوکل) نے حدیث بیان کی، کہا: میں قاسم بن عبیداللہ (بن عبداللہ بن عمر جن کی والدہ ام عبداللہ بنت قاسم بن محمد بن ابی بکر تھیں) اور یحییٰ بن سعید کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ یحییٰ نے قاسم بن عبیداللہ سے کہا: جناب ابومحمد! آپ جیسی شخصیت کے لیے یہ عیب ہے، بہت بڑی بات ہے کہ آپ سے اس دین کے کسی معاملے کے بارے میں (کچھ) پوچھا جائے اور آپ کے پاس اس کے حوالے سے نہ علم ہو نہ کوئی حل یا (یہ الفاظ کہے) نہ علم ہو نہ نکلنے کی کوئی راہ۔ تو قاسم نے ان سے کہا: کس وجہ سے؟ (یحییٰ نے) کہا: کیونکہ آپ ہدایت کے دو اماموں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے فرزند ہیں۔ کہا: قاسم اس سے کہنے لگے: جس شخص کو اللہ کی طرف سے عقل ملی ہو، اس کے نزدیک اس سے بھی بدتر بات یہ ہے کہ میں علم کے بغیر کچھ کہہ دوں یا اس سے روایت کروں جو ثقہ نہ ہو۔ (یہ سن کر یحییٰ) خاموش ہو گئے اور انھیں کوئی جواب نہ دیا۔

[٣٤] وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ الْعَبْدِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ يَقُولُ: أَخْبَرُونِي عَنْ أَبِي عَقِيلٍ صَاحِبِ بُهَيَّةَ أَنَّ أَبْنَاءً لِّعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ سَأَلُوهُ عَنْ شَيْءٍ لَّمْ يَكُنْ عِنْدَهُ فِيهِ عِلْمٌ فَقَالَ لَهُ

[34] بشر بن حکم عبدی نے مجھ سے بیان کیا، کہا: میں نے سفیان بن عیینہ سے سنا، کہہ رہے تھے: مجھ سے بہت سے لوگوں نے بہیہ کے مولیٰ ابوعقیل سے (سن کر) روایت کی کہ (کچھ) لوگوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ایک

Free downloading facility for DAWAH purpose only

عبد الفتاح أبو غدہ نے بھی ابن مبارک کا قول نقل کیا ہے :

"مثل الذی یطلب أمر دینه بلا اسناد کمثل الذی یرتقی السطح بغیر سلم"-

جو شخص اپنے دین کو بغیر سند کے حاصل کرنا چاہتا ہے وہ ایسے شخص کی مانند ہے جو بغیر کسی سیڑھی کے چھت پر چڑھنا چاہتا ہے۔

الإسناد من الدين وصفحة مشرقة من تاريخ سماع الحديث عند المحدثين,دار البشائر الاسلامية,الطبعة الثالثة - 1435ھ 2014م,

ص 19

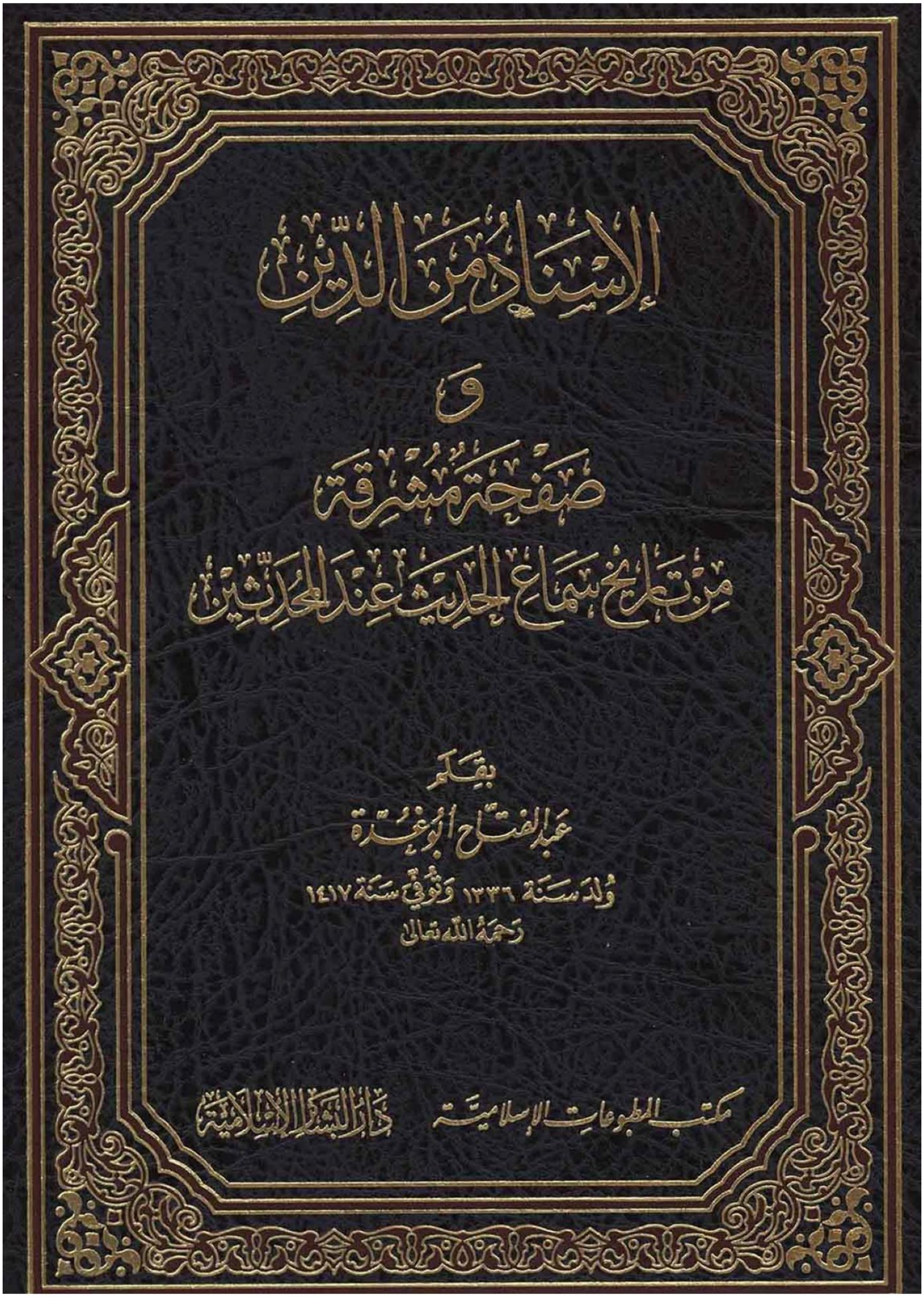
الإسناد من الدين
و
صفحة مشرقة
من تاريخ سماع الحديث عند المحدثين
بقلم
عبد الفتاح أبو غدة
ولد سنة ١٣٣٦ وتوفي سنة ١٤١٧
رحمه الله تعالى
مكتب المطبوعات الإسلامية
دار البشائر الإسلامية

قيل للإمام يحيى بن معين رحمه الله تعالى في مرض موته: ماذا تشتهي؟
قال: بيتٌ خالي، وإسنادٌ عالي.

جميع الحقوق محفوظة

الطبعة الثالثة
١٤٣٥هـ - ٢٠١٤م

ISBN 978-614-437-086-5

شركة دار البشائر الإسلامية
للطباعة والنشر والتوزيع ش.م.م.
أسسها الشيخ رمزي دمشقية رحمه الله تعالى
سنة ١٤٠٢هـ - ١٩٨٣م

بيروت - لبنان - ص.ب: ١٤/٥٩٥٥
هاتف: ٩٦١١/٧٠٢٨٥٧.. فاكس: ٩٦١١/٧٠٤٩٦٣..
email: info@dar-albashaer.com
website: www. dar-albashaer.com

الإسنادُ من الدِّين

وَ

صفحةٌ مشرقةٌ

من تاريخ سماع الحديث عند المحدِّثين

بقلم

عبد الفتّاح أبو غُدّة

الناشر

مكتب المطبوعات الإسلاميّة بحلب

دار البشائر الإسلاميّة

ورواه من طريقٍ أخرى عن الزهريِّ الحافظُ أبو سَعْد السمعاني في كتابه «أدب الإملاء والاستملاء»[1]، وجاء فيه بعد قوله (ليس لها خُطُمٌ ولا أزِمَّة): (يعني: الإسناد).

وقد جاء عن ابن المبارك وغيره من الأئمة كلماتٌ كثيرة في تبيين مقام الإسناد، كلُّها تتجه إلى إبراز أهمية (الإسناد)، وفوائِدِه، ومزاياه، ولزومِ العناية به، وأنه من خصائص علوم الإسلام، وفي نقلِ جملةٍ منها هنا استكمالٌ لبيان موضعِ الإسناد من الدين، وإيضاحٌ لأثره في تبليغ هذه الشريعة الإسلامية المطهرة وعلومها.

قال الإمامُ مالك رحمه الله تعالى في تفسير قوله تعالى: ﴿وإنه لَذِكْرٌ لَكَ ولِقَوْمِك﴾[2]، هو قولُ الرجل: حدَّثني أبي عن جَدّي.

وقال عبد الله بن المبارك أيضاً: مَثَلُ الذي يَطْلُبُ أمرَ دينه بلا إسناد، كمثلِ الذي يرتقي السطح بلا سُلَّم. وقال أيضاً: بيننا وبين القوم القوائم. يعني بالقوائم: الإسناد، وبالقوم: أهلَ البِدع ومن شاكَلَهم.

وقال سفيان الثوري رحمه الله تعالى: الإسنادُ سِلاحُ المؤمن، فإذا لم يكن معه سلاح فبأيِّ شيء يقاتل؟. وقال أيضاً: الإسنادُ زَيْنُ الحديث، فمن اعتَنَى به فهو السعيد.

«وجاء في «تهذيب التهذيب» للحافظ ابن حجر[3]، في ترجمة (مُقَاتِل بن سُلَيمان الخُراساني البَلْخي) ثم البصري، صاحب «التفسير»، المتوفى سنة ١٥٠

= ووَجْهُ الشَّبَه بين الأسانيدِ والخُطُمِ والأزِمَّةِ: الضبطُ والتعرُّف، فكما يُضبَطُ سَيْرُ الناقةِ بحركةِ زِمامِها، وتَتَعرَّفُ من حركتِهِ وجهةَ سَيْرِها الصحيح المطلوب، كذلك تُتَعرَّفُ الأحاديثُ وتُضْبَطُ برجالِ أسانيدها، وبها يَتميَّزُ صحيحُها من سَقِيمِها.

(١) ص ٦.

(٢) من سورة الزخرف، الآية ٤٤.

(٣) ١٠ : ٢٧٩.

اگر سند کی اہمیت پر کتب نواصب سے اقوال نقل کئے جائیں تو کتاب مرتب ہو جائے ہم اختصار کے سبب ان ہی چند اقوال پر اکتفا کرتے ہیں۔

ایک طرف تو سند کو دین میں شمار کرنا اور دوسری طرف بے سند روایات کو بھی دین شمار کرنا بلکہ ان بے سند روایات کے منکر کو منکر حدیث، ملحد، وغیرہ وغیرہ القاب سے نوازنا یہ اس گروہ کے ذہنی مریض اور اندھے مقلد ہونے کی دلیل ہے۔

ایسی ہی دو روایات کا ذکر اس مختصر مضمون میں کیا گیا ہے جو بے سند ہیں مگر ناصبیوں کے یہاں دین میں شمار ہوتی ہیں، ان کا منکر، منکر حدیث، ملحد وغیرہ کے القابات سے نوازا جاتا ہے ۔

صحیح بخاری کی منقطع روایت:

بخاری روایت کرتا ہے :

1393 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ تَسُبُّوا الأَمْوَاتَ، فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا» وَرَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

عَبْدِ القُدُّوسِ، عَنِ الأَعْمَشِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، تَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ الجَعْدِ، وَابْنُ عَرْعَرَةَ، وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا ،اس نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا،اس سے اعمش نے بیان کیا،ان سے مجاہد نے بیان کیا اور اس نے عائشہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:مردوں کو گالیاں مت دو کیونکہ انہوں نے جیسا عمل کیا اس کا بدلہ پا لیا ۔اس روایت کی متابعت علی بن جعد ، محمد بن عروہ اور ابن ابی عدی نے شعبہ سے کی ہے اور اس کی روایت عبداللہ بن عبدالقدوس نے اعمش سے اور محمد بن انس نے بھی اعمش سے کی ہے۔

صحيح البخاري،كِتَاب الْجَنَائِزِ،97 بَابُ مَا يُنْهَى مِنْ سَبِّ الأَمْوَاتِ

حديث نمبر 1393،

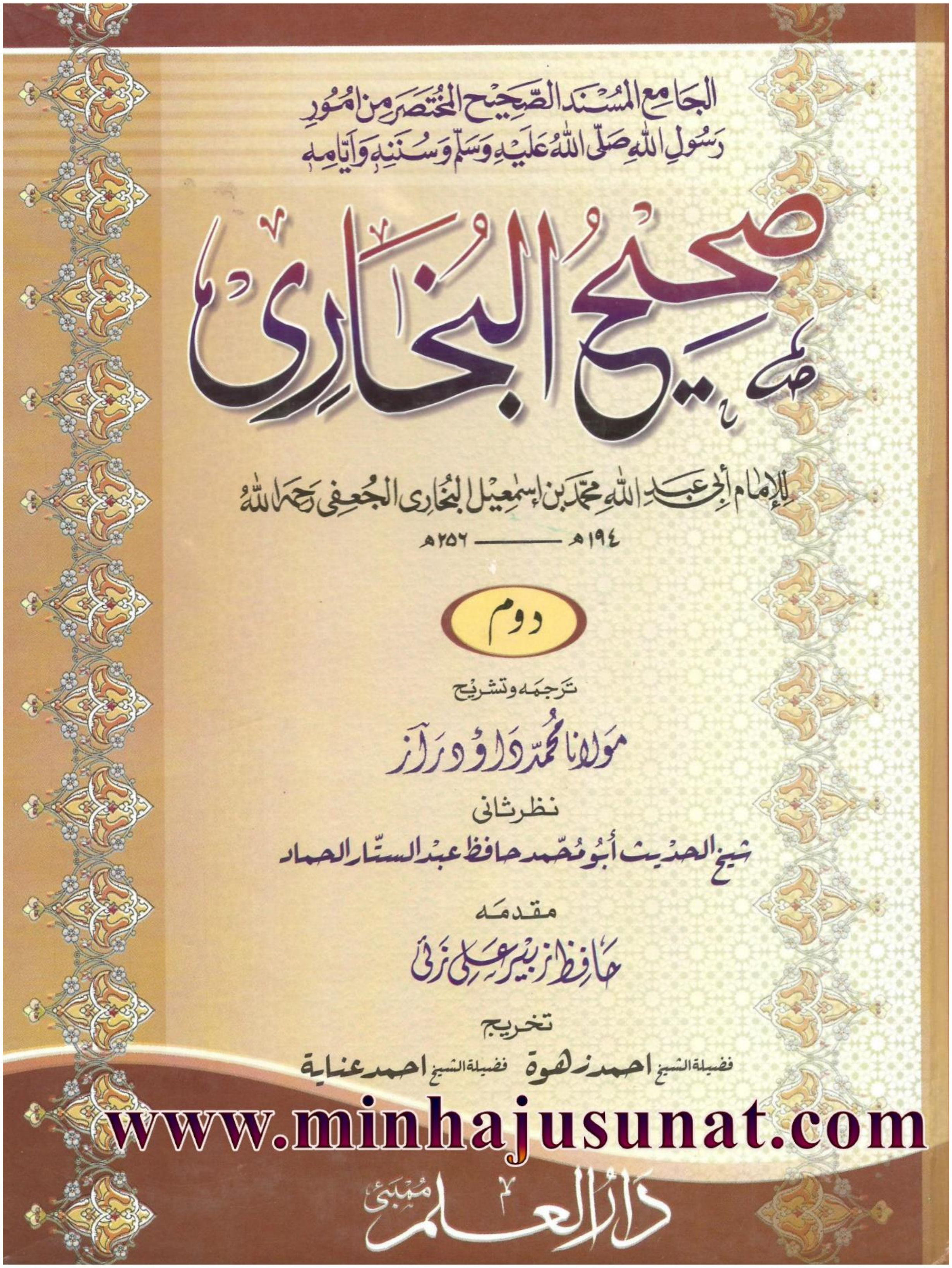

الجامع المسند الصحيح المختصر من أمور
رسول الله صلى الله عليه وسلم وسننه وأيامه
صحيح البخاري
للإمام أبي عبد الله محمد بن اسمعيل البخاري الجعفي رحمه الله
١٩٤هـ ـــــ ٢٥٦هـ
دوم
ترجمه وتشريح
مولانا محمد داؤد راز
نظرثانی
شيخ الحديث أبو محمد حافظ عبد الستار الحماد
مقدمه
حافظ زبیر علی زئی
تخريج
فضيلة الشيخ احمد زهوة فضيلة الشيخ احمد عناية
www.minhajusunat.com
دار العلم ممبئی

www.minhajusunat.com

الجامع المسند الصحیح المختصر من امور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسننہ وایامہ

صحیح بخاری

للإمام أبی عبد اللہ محمد بن اسمعیل البخاری الجعفی رحمہ اللہ

۱۹۴ھ ——— ۲۵۶ھ

ترجمہ وتشریح
مولانا محمد داؤد راز

جلد دوم

نظر ثانی
شیخ الحدیث ابو محمد حافظ عبد الستار الحماد

مقدمہ
حافظ زبیر علی زئی

تخریج
فضیلۃ الشیخ احمد زھوۃ فضیلۃ الشیخ احمد عنایۃ

دار العلم ممبئی

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

© جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

سلسلہ مطبوعات دار العلم نمبر 151

نام کتاب	:	صحیح البخاری
تالیف	:	الامام محمد بن اسمٰعیل البخاری
ترجمہ وتشریح	:	مولانا محمد داؤد راز
جلد	:	دوم
ناشر	:	دار العلم، ممبئی
طابع	:	محمد اکرم مختار
تعداد اشاعت (بار اوّل)	:	ایک ہزار
تاریخ اشاعت	:	ستمبر ۲۰۱۲ء

دار العلم ممبئی

DARUL ILM

PUBLISHERS & DISTRIBUTORS

242, J.B.B. Marg, (Belasis Road),
Nagpada, Mumbai-8 (INDIA)
Tel. (+91-22) 2308 8989, 2308 2231
Fax : (+91-22) 2302 0482
E-mail : ilmpublication@yahoo.co.in

ABU UMAIMAH OWAIS

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

ہرگز ہرگز ان سے بدعہدی نہ کی جائے اور طاقت سے زیادہ ان پر کوئی بار نہ ڈالا جائے۔

بَابُ مَا يُنْهَى مِنْ سَبِّ الْأَمْوَاتِ

باب: مردوں کو برا کہنے کی ممانعت کا بیان

١٣٩٣ـ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا)) وَتَابَعَهُ عَلِيُّ ابْنُ الْجَعْدِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُرْعُرَةَ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ. وَرَوَاهُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْقُدُّوسِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الْأَعْمَشِ. [طرفه في: ٦٥١٦] [نسائي: ١٩٣٥]

(۱۳۹۳) ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے اعمش نے بیان کیا، ان سے مجاہد نے بیان کیا اور ان سے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''مردوں کو برا نہ کہو کیونکہ انہوں نے جیسا عمل کیا اس کا بدلہ پالیا۔'' اس روایت کی متابعت علی بن جعد، ابن عرعرہ اور ابن ابی عدی نے شعبہ سے کی ہے۔ اور اس کی روایت عبداللہ بن عبدالقدوس نے اعمش سے اور محمد بن انس نے بھی اعمش سے کی ہے۔

تشریح: یعنی مسلمان جو مر جائیں ان کا مرنے کے بعد عیب نہ بیان کرنا چاہیے۔ اب ان کو برا کہنا ان کے عزیزوں کو ایذا دینا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ شِرَارِ الْمَوْتَى

باب: برے مردوں کی برائی بیان کرنا درست ہے

١٣٩٤ـ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ الْأَعْمَشِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو لَهَبٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ، فَنَزَلَتْ: ﴿تَبَّتْ يَدَآ أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ﴾. [أطرافه في: ٣٥٢٥، ٣٥٢٦، ٤٧٧٠، ٤٨٠١، ٤٩٧١، ٤٩٧٢، ٤٩٧٣] [مسلم: ٥٠٨، ٥٠٩؛ ترمذي: ٣٣٦٣]

(۱۳۹۴) ہم سے عمر بن حفص نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا اعمش سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے عمرو بن مرہ نے بیان کیا، ان سے سعید بن جبیر نے، اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ابولہب نے نبی کریم ﷺ سے کہا کہ سارے دن تجھ پر بربادی ہو۔ اس پر یہ آیت اتری ﴿تبت یدا ابی لهب وتب﴾ یعنی ''ٹوٹ گئے ہاتھ ابولہب کے اور وہ خود ہی برباد ہو گیا۔''

تشریح: جب یہ آیت اتری: ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ (۲۶/الشعراء:۲۱۴) یعنی اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرا تو آپ کوہ صفا پر چڑھے اور قریش کے لوگوں کو پکارا، وہ سب اکٹھے ہوئے۔ پھر آپ نے ان کو اللہ کے عذاب سے ڈرایا تب ابولہب مردود کہنے لگا تیری خرابی ہو سارے دن کیا تو نے ہم کو اسی بات کے لیے اکٹھا کیا تھا؟ اس وقت یہ سورت اتری: ﴿تَبَّتْ يَدَآ أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ﴾ (۱۱۱/اللھب:۱) یعنی ابولہب ہی کے دونوں ہاتھ ٹوٹے اور وہ ہلاک ہوا۔ معلوم ہوا کہ برے لوگوں کافروں، ملحدوں کو ان کے برے کاموں کے ساتھ یاد کرنا درست ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"ای وصلوا الی ما عملوا من خير وشر واشتد به على منع سبب الاموات مطلقا وقد تقدم ان عمومه مخصوص واصح ما قيل فى ذالك ان اموات الكفار والفساق يجوز ذكر مساويهم للتحذير منهم والتنفير عنهم وقد اجمع العلماء

Free downloading facility for DAWAH purpose only

اسی روایت کو مقرر نقل کیا ہے:

6516 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الجَعْدِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ تَسُبُّوا الأَمْوَاتَ، فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا»

ہم سے علی بن جعد نے بیان کیا ،کہا ہم کو شعبہ نب حجاج نے خبر دی،انہیں اعمش نے،انہیں مجاہد نے اور ان سے عائشہ نے بیان کیاکہ بنی کریمﷺنے فرمایا:"جو لوگ مر گئے ہیں ان کو گالیاں مت دو کیونکہ جو کچھ انھوں نے آگے بھیجا تھا اس کے پاس وہ خود پہنچ چکے ہیں،انھوں نے برے بھلے جو بھی عمل کئے تھے ویسا بدلہ پا لیا"۔

صحيح البخاري،كِتَاب الرِّقَاق،42 بَابُ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ ،حديث نمبر 6516

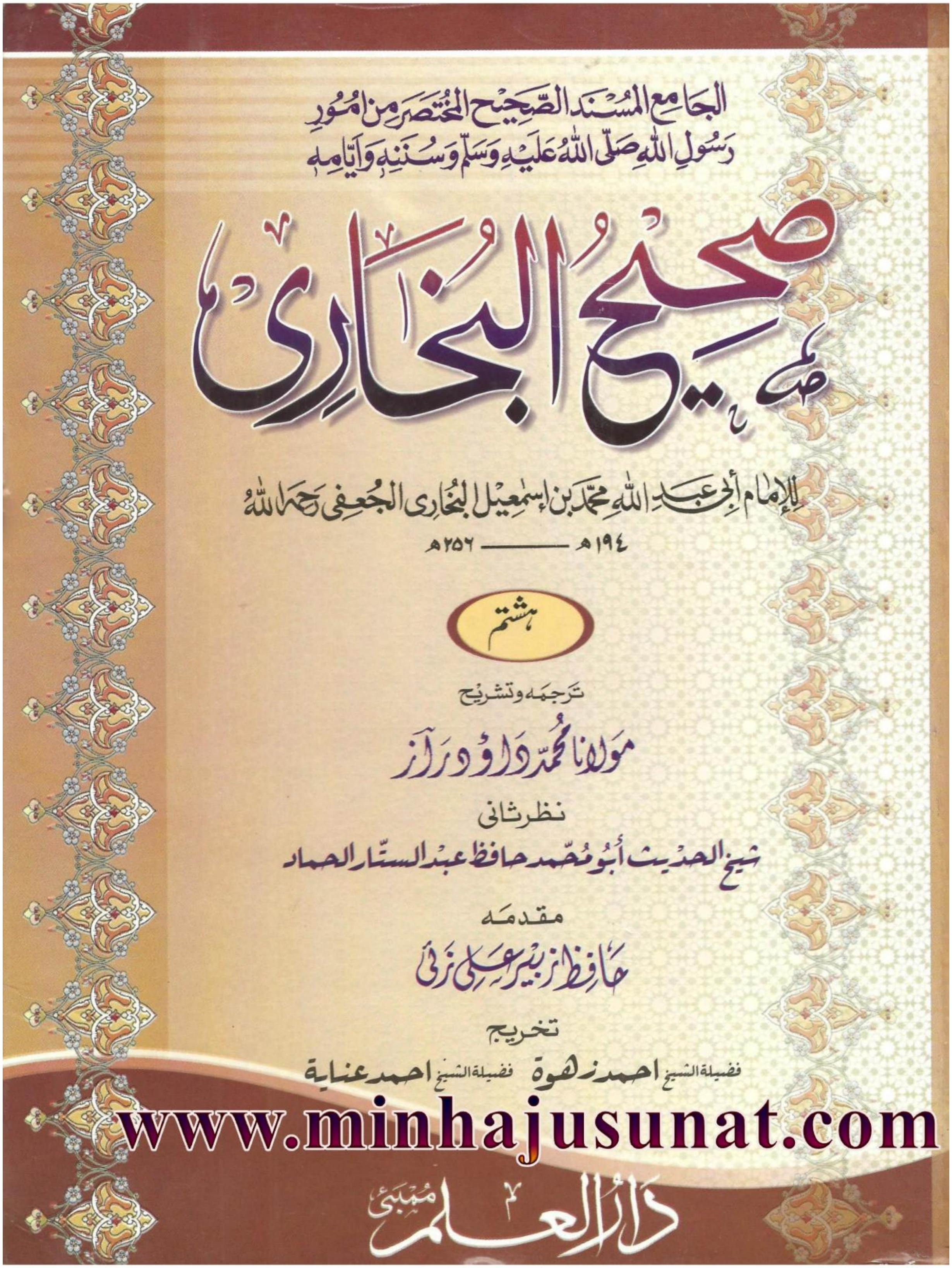
الجامع المسند الصحيح المختصر من امور
رسول الله صلى الله عليه وسلم وسننه وايامه
صحیح البخاری
للإمام أبي عبد الله محمد بن إسمعيل البخاري الجعفي رحمه الله
١٩٤ھ ـــــ ٢٥٦ھ
ہشتم
ترجمہ وتشریح
مولانا محمد داؤد راز
نظرثانی
شیخ الحدیث أبو محمد حافظ عبد الستار الحماد
مقدمہ
حافظ زبیر علی زئی
تخریج
فضیلة الشیخ احمد زهوة فضیلة الشیخ احمد عنایة
www.minhajusunat.com
دار العلم ممبئی

www.minhajusunat.com

الجامع المسند الصحیح المختصر من امور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسننہ وایامہ

صحیح بخاری

للإمام أبي عبد الله محمد بن اسمعیل البخاری الجعفی رحمہ اللہ

۱۹۴ھ ——— ۲۵۶ھ

ترجمہ وتشریح

مولانا محمد داؤد راز

جلد ہشتم

نظر ثانی

شیخ الحدیث ابو محمد حافظ عبدالستار الحماد

مقدمہ

حافظ زبیر علی زئی

تخریج

فضیلۃ الشیخ احمد زھوۃ فضیلۃ الشیخ احمد عنایۃ

ABU UMAIMAH OWAIS

دار العلم ممبئی

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

© جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

سلسلہ مطبوعات دار العلم نمبر 157

نام کتاب	:	صحیح البخاری
تالیف	:	الامام محمد بن اسمٰعیل البخاری
ترجمہ وتشریح	:	مولانا محمد داؤد راز
جلد	:	ہشتم
ناشر	:	دار العلم، ممبئی
طابع	:	محمد اکرم مختار
تعداد اشاعت (بار اوّل)	:	ایک ہزار
تاریخ اشاعت	:	ستمبر ۲۰۱۲ء

دار العلم ممبئی
DARUL ILM
PUBLISHERS & DISTRIBUTORS

242, J.B.B. Marg, (Belasis Road),
Nagpada, Mumbai-8 (INDIA)
Tel. (+91-22) 2308 8989, 2308 2231
Fax : (+91-22) 2302 0482
E-mail : ilmpublication@yahoo.co.in

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

تشریح: دوسری حدیث میں ہے اس کا نیک عمل اچھے خوبصورت شخص کی صورت میں بن کر اس کے پاس آ کر اسے خوشی کی بشارت دیتا ہے اور کہتا ہے کہ میں تیرا نیک عمل ہوں۔ باب کی مناسبت اس طرح سے ہے کہ میت کے ساتھ لوگ اس وجہ سے جاتے ہیں کہ موت کی سختی اس پر حال ہی میں گزری ہوتی ہے تو اس کی تسکین اور تسلی کے لئے ہمراہ رہتے ہیں۔

٦٥١٥ـ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً إِمَّا النَّارُ وَإِمَّا الْجَنَّةُ فَيُقَالُ: هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى تُبْعَثَ)). [راجع: ١٣٧٩]

(٦٥١٥) ہم سے ابونعمان نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا، ان سے ایوب سختیانی نے، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی مرتا ہے تو صبح و شام (جب تک وہ برزخ میں ہے) اس کے رہنے کی جگہ اسے ہر روز دکھائی جاتی ہے یا دوزخ ہو یا جنت اور کہا جاتا ہے کہ یہ تیرے رہنے کی جگہ ہے یہاں تک کہ تو اٹھایا جائے۔'' (یعنی قیامت کے دن تک)

تشریح: موت کی سختیوں میں سے ایک سختی یہ بھی ہے کہ اسے صبح و شام اس کا ٹھکانہ بتلا کر اسے رنج دیا جاتا ہے۔ البتہ نیک بندے کے لئے خوشی ہے کہ وہ جنت کی بشارت پاتا ہے۔

٦٥١٦ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوْا)). [راجع: ١٣٩٣]

(٦٥١٦) ہم سے علی بن جعد نے بیان کیا، کہا ہم کو شعبہ بن حجاج نے خبر دی، انہیں اعمش نے، انہیں مجاہد نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو لوگ مر گئے ان کو برا نہ کہو کیونکہ جو کچھ انہوں نے آگے بھیجا تھا اس کے پاس وہ خود پہنچ چکے ہیں انہوں نے برے بھلے جو بھی عمل کیے تھے ویسا بدلہ پالیا۔''

تشریح: اب برا کہنے سے کیا فائدہ۔ لوگ ان مردوں کو برا کہا کرتے تھے جو موت کے وقت بہت سختی اٹھاتے تھے جو ہونا تھا ہوا اب برا کہنے کی ضرورت نہیں ہے ہاں جو برے ہیں وہ برے ہی رہیں گے، کفار مشرکین وغیرہ وغیرہ جن کے لئے خلود فی النار کا فیصلہ قطعی ہے۔ حدیث میں یہ بھی ارشاد ہے کہ مرنے کے بعد برے لوگوں کو بھی گالی گلوچ سے یاد نہیں کرنا چاہیے کیونکہ وہ کئے عملوں کا بدلہ پا چکے ہیں۔ سبحان اللہ! کیا پاکیزہ تعلیم ہے۔ اللہ عمل کی توفیق دے۔ آمین

خاتمہ: الحمد لله والمنة کہ آج بخاری شریف ترجمہ اردو کے پارہ نمبر ٢٦ کی تسوید سے فراغت حاصل ہو رہی ہے یہ پارہ کتاب الاستیذان کتاب الدعوات اور کتاب الرقاق پر مشتمل ہے جس میں تہذیب و اخلاق اور دعاؤں اور پند و نصائح کی بہت سی قیمتی باتیں جناب فخر بنی آدم حضرت رسول کریم ﷺ کی زبان مبارک سے بیان میں آئی ہیں جن کے بغور مطالعہ کرنے اور جن پر عمل پیرا ہونے سے دین و دنیا کی بے شمار سعادتیں حاصل ہو سکتی ہیں۔ اس پارے کی تسوید پر بھی مثل سابق بہت سا قیمتی وقت صرف کیا گیا ہے۔ متن و ترجمہ و تشریحات کے لفظ لفظ کو بہت ہی غور و خوض کے بعد حوالہ قلم کیا گیا ہے اور سفر و حضر و رنج و راحت اور حوادث کثیرہ و امراض قلبی کے باوجود نہایت ہی ذمہ داری کے ساتھ اس عظیم خدمت کو انجام دیا گیا ہے پھر بھی بہت سی خامیوں کا امکان ہے اس لئے ماہرین فن سے باادب چشم عفو سے کام لینے کے لئے امیدوار ہوں اگر واقعی لغزشوں کے لئے اہل علم حضرات میری حیات مستعار میں مطلع فرمائیں گے تو بصد شکریہ طبع ثانی کے موقع پر اصلاح کر دی جائے گی اور میرے دنیا سے چلے جانے کے بعد اگر ویسے اغلاط کو معلوم فرمانے والے بھائی اپنی قلم سے درستگی فرمالیں گے اور مجھ کو دعائے خیر سے یاد کریں گے تو میں بھی ان کا پیشگی شکریہ ادا کرتا ہوں۔

Free downloading facility for DAWAH purpose only

مجاہد نے عائشہ سے نہیں سنا:

جیسا کہ سند میں ذکر ہے عائشہ سے روایت کرنے والا مجاہد ہے ،ہمارے علم میں اس روایت کو مجاہد کے علاوہ کسی نے بھی عائشہ سے روایت نہیں کیا، اور مجاہد نے عائشہ سے کچھ بھی نہیں سنا اس امر کی وضاحت ائمہ اہل سنت نے کی ہے جو علم علل حدیث میں اپنی مثال آپ سمجھے جاتے ہیں۔

قال الدوري سمعت يحيى يقول قال يحيى بن سعيد القطان لم يسمع مجاهد من عائشة، قال ابو حاتم الرازي سمعت يحيى بن معين يقول لم يسمع مجاهد من عائشة

دوری نے کہا میں نے یحیی بن معین سے سنا اس نے کہا کہ یحیی بن سعید قطان نے کہا مجاہد نے عائشہ سے نہیں سنا۔

ابو حاتم رازی نے کہا میں نے یحیی بن معین سے سنا اس نے کہا کہ مجاہد نے عائشہ سے نہیں سنا۔

الكتاب : موسوعة أقوال يحيى بن معين في رجال الحديث وعلله

جمعها وحققها : الدكتور بشار عواد معروف ، وجهاد محمود محمد خليل، و محمود محمد خليل,الطبعة : الأولى ، 1430 هـ

الناشر : دار الغرب الإسلامي,ج 4 ص 128

ـ وقال الدُّورِيّ: سَمِعْتُ يَحْيَى يَقُول: قال يَحْيَى بن سَعِيد القَطَّان: لم يسمع مُجَاهِد مِنْ عَائِشَة. (٣٨٠٣).

ـ وقال الدُّورِيّ: سألتُ يَحْيَى: أيما أَحبُّ إليك، تفسير سَعِيد عن قَتَادة، أو تفسير شَيْبَان عن قَتَادة؟ ...

فقلتُ له: تفسير وَرْ...

لأنه عن ابن أَبي نَجِيح ع...

قلتُ لِيَحْيَى: فأيما أَح...

وَرْقَاء، لأن تفسير ابن جُرَ...

قلتُ له: فتفسير سَع...

أعجبُ إِلَيَّ، لأنه عن ابن...

ومُجَاهِد أعجبُ إِلَيَّ من قَ...

ـ وقال الدُّورِيّ: ح...

مالك بن دِينار، قال: رأي...

يطرد بها حمام مَكَّة. (٦٤...

ـ وقال ابن الجُنيد: ...

سَمِعْتُ عَائِشَة. فقال: كا...

مُجَاهِد، قال: سَمِعْتُ عَائِ...

ـ وقال ابنُ أبي خَيْثَمَ...

قال: نعم. "تاريخه" ٣/ ١...

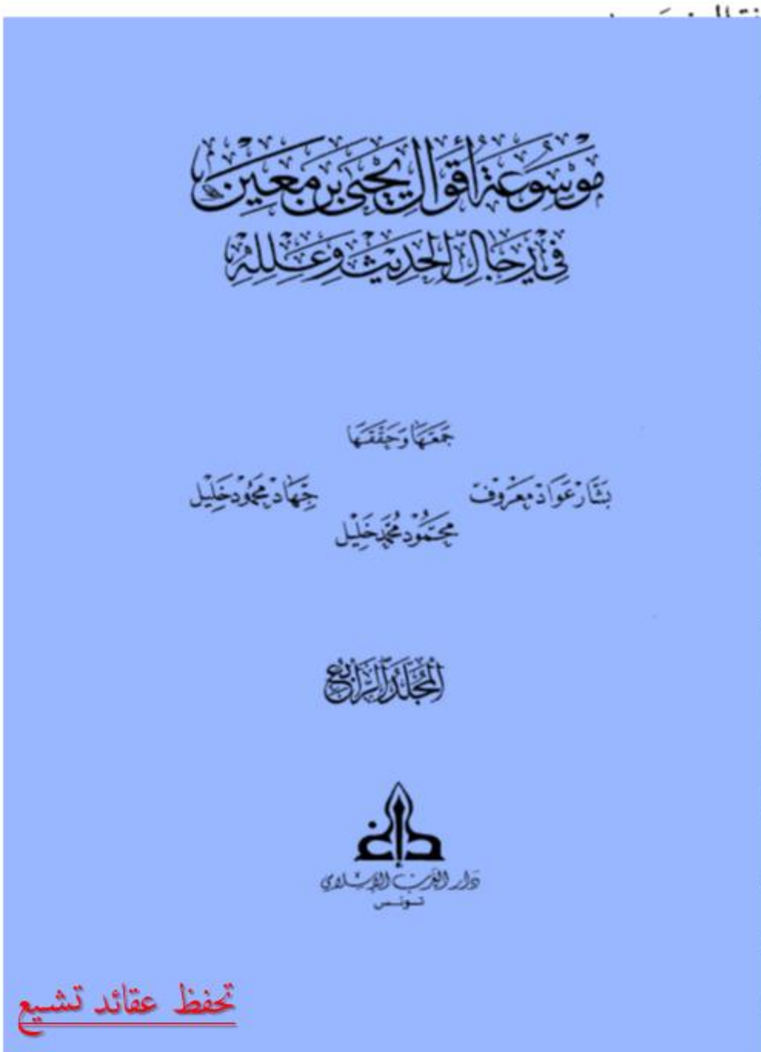

ـ وقال ابنُ أبي خَيْثَمة: سَمِعْت يَحْيَى بن مَعِين يقول: مات مجاهِد سنة أربع ومئة. ويقال: ثلاث ومئة، ويقال ثنتين ومئة. "تاريخه" ٣/ ١/ ٢٠١.

ـ وقال أبو حاتم الرَّازِيّ: سَمِعتُ يَحْيَى بن مَعِين يقول: لم يسمع مُجَاهِد مِنْ عَائِشَة.

وقال إِسْحَاق بن مَنْصُور، عن يَحْيَى بن مَعِين: مُجَاهِد، ثِقَةٌ. "الجرح والتعديل" ٨/ ٣١٩.

علائی لکھتا ہے:

٧٣٦- مجاهد بن جبر أحد أئمة التابعين قال يحيى بن سعيد لم يسمع مجاهد من عائشة رضي الله عنها وسمعت شعبة ينكر أن يكون سمع منها وتبعهما على ذلك يحيى بن معين وأبو حاتم الرازي

یحیی بن سعید نے کہا مجاہد نے عائشہ سے نہیں سنا، اور میں نے شعبہ سے سنا کہ وہ (مجاہد کی عائشہ سے سماعت کا) منکر تھا اور ان دونوں کی متابعت یحیی بن معین و ابو حاتم رازی نے کی ہے .

الكتاب: جامع التحصيل في أحكام المراسيل

المؤلف: صلاح الدين أبو سعيد خليل بن كيكلدي بن عبد الله الدمشقي العلائي (ت ٧٦١ هـ)

المحقق: حمدي عبد المجيد السلفي [ت ١٤٣٣ هـ]

الناشر: عالم الكتب - بيروت

الطبعة: الثانية، ١٤٠٧ – ١٩٨٦, ص 273

https://shamela.ws/book/25864/920

جامع التحصيل في أحكام المراسيل

تأليف
الحافظ صلاح الدين أبي سعيد بن خليل بن كيكلدي العلائي
٦٩٤ - ٧٦١ هـ

حققه وقدم له وخرج أحاديثه
حمدي عبد المجيد السلفي

عالم الكتب

مكتبة النهضة العربية

جميع حقوق الطبع والنشر محفوظة للدار

الطبعة الأولى
١٣٩٨ هـ - ١٩٧٨ م
الطبعة الثانية
١٤٠٧هـ - ١٩٨٦ م

الرجال قال أبو حاتم يروي عن أنس مرسلاً. روى عنه عبيد الله بن عبد الله بن موهب والوليد بن مسلم وهو أخو عبد الرحمن وحارثة.

٧٣٣ ـ مالك بن يخامر السكسكي ذكر بعضهم أن له صحبة والصحيح أنه تابعي يروي عن عبد الرحمن بن عوف ومعاذ رضي الله عنهما وغيرهما (١).

٧٣٤ ـ مالك الأنصاري ذكره الصغاني فيمن في صحبته نظر لم يزد على ذلك. /

● ٧٣٥ ـ المبارك بن فضالة تقدم ذكره في المدلسين. قال أبو حاتم جماعة بالبصرة قد رووا عن أنس ولم يسمعوا منه منهم مبارك بن فضالة وقال أبو زرعة لا أحسبه يروي عن حبيب بن عبد الرحمن شيئاً (٢).

● ٧٣٦ ـ مجاهد بن جبر أحد أئمة التابعين قال يحيى بن سعيد لم يسمع مجاهد من عائشة رضي الله عنها وسمعت شعبة ينكر أن يكون سمع منها وتبعهما على ذلك يحيى بن معين وأبو حاتم الرازي.

قلت: وحديثه عنها في الصحيحين وقد صرح في غير حديث بسماعه منها. وقال أحمد بن حنبل لم يسمع مجاهد من يعلى بن أمية. وقيل ليحيى بن معين يروى عن مجاهد أنه قال خرج علينا علياً رضي الله عنه (٣) قال ليس هذا بشيء وقال يحيى القطان إبراهيم ـ يعني النخعي ـ عن علي أحب إلي من مجاهد عن علي قال وكانوا يرون أن مجاهداً يحدث عن صحيفة جابر وقال ابن المديني لم يسمع مجاهد من زيد بن الخريت. وقال البخاري لا أعرف لمجاهد سماعاً من أم هانىء بنت أبي طالب (٤) وقال أبو زرعة مجاهد عن علي رضي الله عنه مرسل وكذلك عن سعد بن أبي وقاص وعن ابن مسعود وعن معاذ رضي الله عنهم. وقال أبو حاتم مجاهد أدرك علياً رضي الله عنه ولكن لا يذكر رؤية ولا سماعاً

---

(١) راجع الإصابة (٣/٣٨٨).

(٢) بهامش الظاهرية: مجاشع بن عمرو وعن عبد الله بن عمر قاله الدارقطني ما سمع منه ذكره الذهبي في استدراكه على ابن القطان.

(٣) كذا في المخطوطتين. وفي المراسيل لابن أبي حاتم ص ٢٠٦ خرج علينا علي.

(٤) نقله الترمذي في جامعه (١/٣٢٩).

خلاصہ یہ کہ، ابن قطان، شعبہ، ابن معین، ابو حاتم رازی کی تحقیق کے مطابق مجاہد نے عائشہ سے حدیث کی سماعت نہیں کی مجاہد و عائشہ کے درمیان واسطہ ہے جس کا علم نہیں اس صورت میں یہ روایات منقطع ہیں جن سے استدلال باطل ہے، اب یا تو یہ کہ بخاری کو علت کا علم نہیں تھا جو اس نے منقطع روایات کو متصل سمجھ لیا، سوال پیدا ہوتا ہے کہ جسے خود اپنی نقل کردہ روایات کا ہی علم نہ ہو اس کی تصحیح کا کیا اعتبار، یا یہ کہ سند کے منقطع ہونے کا علم تھا مگر اس کو مخفی کر کے خیانت کا مرتکب ہوا۔

بہر حال دونوں روایات باطل و مردود ہیں ۔